اقرأ باسم ربك الذي خلق

شکراً لك يا بني

میرے پیارے بیٹے تیرا شکریہ

میرا مُنّا
حافظ جی

از
مفتی سعد عبدالرزاق
فاضل جامعہ فاروقیہ
متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المیزاب پبلشرز
کراچی، پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وجہ تحریر

سن 2021 میں کرونا نامی وباء نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، نظام زندگی مفلوج ہو گیا تھا، بازار اور اسکول بند پڑے ہوئے تھے، اسکول والوں نے آن لائن تعلیم کا نظام متعارف کروا دیا تھا، اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو کمپیوٹر کے حوالے کر دیا گیا تھا، بظاہر ماں باپ خوش تھے کہ ان کا بچہ حصول علم میں مشغول ہے لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ کمپیوٹر اور اسکرین کی یہ عادت آگے جا کر کیا گل کھلائے گی۔ اُس وقت اپنے بچوں کے ہاتھوں میں صحت اور اخلاق کا قاتل آلہ دے کر اب سب اس فکر میں مشغول ہیں کہ اب اس مصیبت سے بچوں کی جان کیسے چھوٹے۔

اللہ تعالیٰ نے مملکت پاکستان کو اپنی بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے، ان میں سے ایک بڑی نعمت مساجد و مدارس کا نظام اور اس نظام کو چلانے والے مخلص علماء کرام ہیں، الحمدللہ کرونا وباء کی بندشوں سے بھی یہ نظام متاثر نہیں ہوا اور مساجد و مدارس ان حالات میں بھی آباد رہے اور وہاں نمازوں اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔

ہمارا بیٹا عمر جو گھر میں اپنی والدہ کے پاس قاعدہ اور کچھ ناظرہ قرآن کریم پڑھ چکا تھا، اس نے جنوری 2021 میں باقاعدہ ہمارے محلے میں واقع علی مسجد کے مدرسے میں مسجد کے مؤذن مولانا امجد صاحب کی شاگردی اختیار کی، مولانا امجد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تدریس کا اعلیٰ ذوق عطا فرمایا ہے، اور وہ بچے کے ساتھ اس شفقت سے

پیش آتے ہیں کہ بچے کا قرآن اور مدرسے سے لگاؤ بڑھتا چلا جاتا ہے، مدرسہ کا دورانیہ عصر سے مغرب تک تھا، دوسری جانب اسکول والوں کی طرف سے آن لائن تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا، میں اور میری اہلیہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھے کہ ایک پانچ سال کا بچہ آن لائن تعلیم کے اس نظام کو کیسے ہضم کر پائے گا، اور نہ ہی ہم اس بات کو ماننے کے لئے تیار تھے کہ اس چھوٹی عمر میں بچے کو اس قسم کے آلات کا عادی بنایا جائے جو آگے چل کر اس کی دینی، اخلاقی اور جسمانی تخریب کا ذریعہ بنیں گے۔

اسی دوران عمر نے اپنی والدہ کے پاس عم پارہ کی سورتیں حفظ کرنا شروع کردیں، ویسے تو میں اس بات کا قائل ہوں کہ بچے کو کم از کم پرائمری تعلیم کے بعد حفظ کروایا جائے، لیکن پرائمری تعلیم پر چونکہ آن لائن کی پابندی لگ چکی تھی اور دوسری جانب عمر صاحب بھی پورے شوق کے ساتھ اپنی والدہ کی زیر نگرانی حفظ میں مشغول تھے، تو ہم نے باہم مشورے سے اس بات کو سوچنا اور استخارہ کرنا شروع کیا کہ عمر کو کسی حفظ کے مدرسے میں کل وقت کے لئے بھیجا جائے تا کہ اس کا قیمتی بچپن ضائع نہ ہو۔

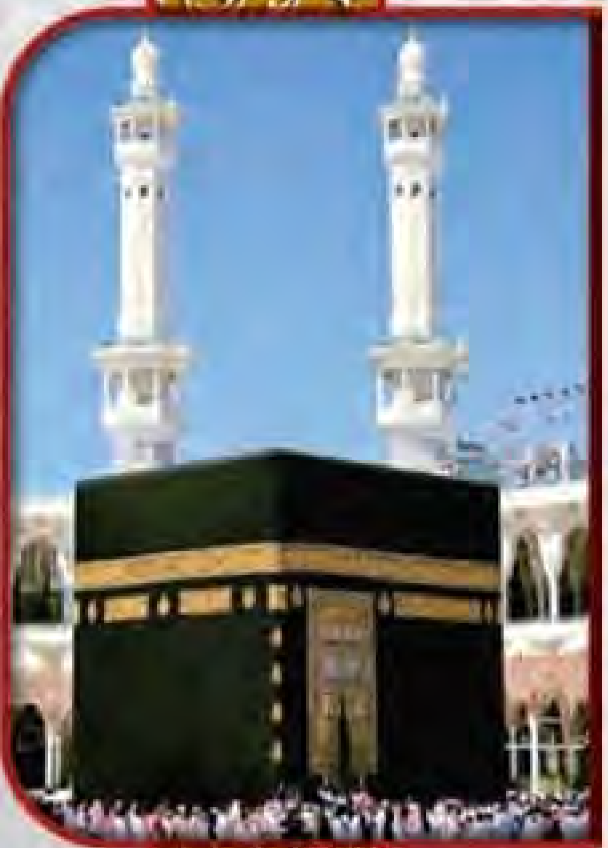

مولانا مفتی خالد محمود صاحب دامت برکاتہم (نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال) کے مجھ پر بہت احسانات ہیں اور وہ میری حیثیت سے بڑھ کر میرا اکرام فرماتے ہیں، اور میں وقتاً فوقتاً ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کو تنگ کرتا رہتا ہوں، ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر تھا، عزیزم مولانا طلحہ منیر صاحب سلمہ اللہ بھی موجود تھے، کہ عمر کے حفظ کا تذکرہ آگیا، اور اس سے متعلق جو باتیں میرے ذہن میں تھیں وہ میں نے ان حضرات کے سامنے پیش کیں، مروجہ حفظ کے نظام پر کچھ اشکالات بھی کئے، مفتی صاحب اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے میری گستاخیوں کو برداشت کرتے رہے

اوراخیر میں فرمایا کہ مفتی سعد صاحب آپ بتائیں آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا بیٹا عمر آپ کی زیر نگرانی حفظ کرے، مفتی صاحب نے میری اس گزارش اور اس کے ضمن میں بہت ساری گزارشات کو قبول فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عمر نے اگست 2021 میں اقرأ روضة الاطفال کی نرسری شاخ میں قاری عبدالمنان صاحب کے پاس باقاعدہ تعلیم قرآن کا آغاز کیا، شروع میں تقریباً چھ ماہ تک مکمل ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم دی گئی اور پھر حفظ قرآن کا سلسلہ شروع ہوا، قاری عبدالمنان صاحب ماشاءاللہ ایک تجربہ کار استاذ ہیں اور بچوں کو اس انداز میں پڑھاتے ہیں کہ بچے ان کے گرویدہ ہوجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، اسی طرح اقرأ روضة الاطفال کی نرسری شاخ کے منتظم مولانا عمر صاحب، وہاں کے ناظم مولانا انیس صاحب اور قاری ابراہیم صاحب اور سارے ہی عملے نے ہمارا بھرپور ساتھ دیا، الحمدللہ میں بھی وقتاً فوقتاً ان کے پاس حاضر ہوتا رہا اور عمر کی کارگزاری لیتا رہا، مفتی خالد صاحب بھی اپنے طور پر سرپرستی فرماتے رہے اور عمر کی تعلیمی کیفیت سے متعلق آگاہی لیتے رہے اور اگر کوئی بات قابل ذکر یا قابل فکر ہوتی تو میرے سامنے لاتے رہے، اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اپنے شایان شان بدلہ عطا فرمائے آمین۔

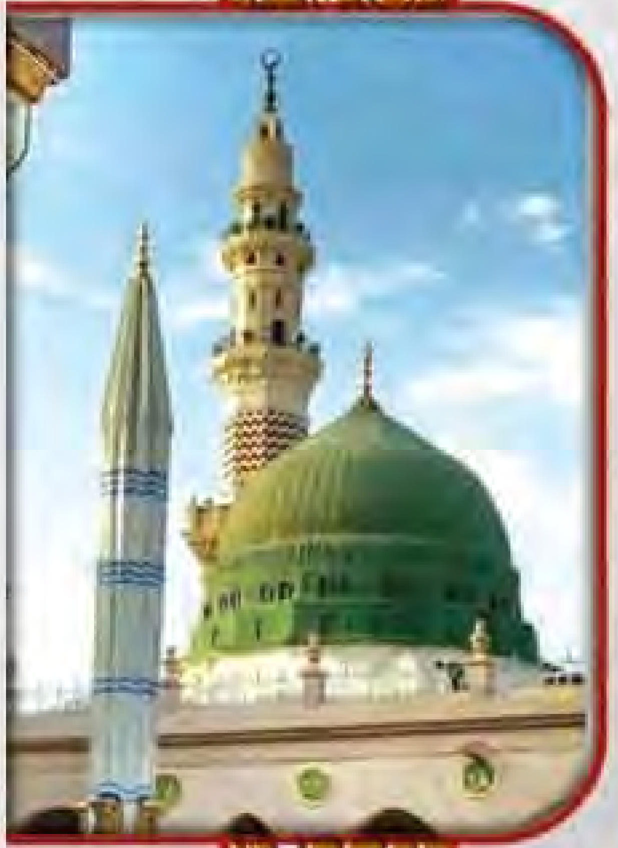

بچے کی تعلیم وتربیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو مقام ایک ماں کو عطا فرمایا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں، اپنے بچوں کے معاملے میں اور خاص طور پر عمر کے حفظ کے دوران میری اہلیہ نے جس انداز میں اس پر توجہ دی کہ روزانہ پابندی سے اسے مدرسے بھیجنا، اس کو سبق یاد کروانا اس کے سبقی پارے اور منزل کی فکر کرنا اور روزانہ کچھ وقت کے لئے اور خاص طور پر چھٹی کے دن اسے صحت مند تفریح فراہم کرنا، وہ یقیناً قابل ستائش ہے، اور

یقیناً اللہ تعالیٰ ہی اس کا دنیا و آخرت میں بدلہ عطا فرمائیں گے۔
یہ محض اللہ تعالیٰ کا ہی کرم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے بیٹے کو اس عظیم نعمت کے لئے قبول فرمایا اور ہمارا منّا عمر حافظ عمر بن گیا، عمر کا حفظ مکمل ہونے کے قریب تھا اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ عمر کو کس انداز میں مبارک باد دی جائے جو ایک یادگار مبارک باد بن جائے، اسی دوران اللہ تعالیٰ نے حرمین شریفین کی حاضری کا شرف عنایت فرمایا، دوران سفر یہ خیال آیا کہ ایک تحریر تیار کی جائے جس میں عمر کو اس کی کامیابی پر مبارک باد بھی دی جائے اور عمر کے دوران حفظ جو تجربات ہمیں حاصل ہوئے ان کو بھی جمع کیا جائے اور ساتھ ہی حفظ قرآن سے متعلق کچھ فضائل اور ان فضائل کے استحضار پر بننے والے جذبات کو بھی تحریر میں لایا جائے اور اسے کتابی شکل میں شائع کیا جائے، اس بات کی امید کرتے ہوئے کہ کاش اس تحریر کو پڑھ کر کسی کے دل میں حفظ کرنے کا شوق پیدا ہو جائے، یا کسی ماں باپ کے دل میں اپنے بیٹے یا بیٹی کو حفظ کروانے کا جذبہ پیدا ہو جائے، اور یہ تحریر ان کے لئے مشعل راہ بن جائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا والے کاموں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق لگے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

قرآن اور حفظ قرآن

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر اپنے بہت سارے انعامات فرمائے ہیں اور اس امت کو اللہ تعالیٰ نے بیش بہا نعمتوں سے نوازا ہے، انہیں نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت قرآن کریم ہے، یہ قرآن دراصل پیغام الٰہی ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مخاطب ہوتا ہے، اس کی بات فیصلہ کن اور دوٹوک ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے، یہ سچے لوگوں کے لئے آبِ حیات کا صاف و شفاف چشمہ ہے اور تقویٰ

و پرہیزگاری کی راہ پر چلنے والوں کے لئے طاقت کا سرچشمہ ہے، قرآن مجید پوری انسانیت کے لیے رشد وہدایت کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کتابِ ہدایت میں انسان کو پیش آنے والے تمام مسائل کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ

اور ہم نے تم پر یہ کتاب اتار دی ہے تاکہ وہ ہر بات کھول کھول کر بیان کر دے، اور مسلمانوں کے لیے ہدایت، رحمت اور خوشخبری کا سامان ہو

(سورۃ النحل آیت نمبر 89)

مسلمانوں کی زندگی کا انحصار اس مقدس کتاب سے وابستگی پر ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اسے پڑھا اور سمجھا نہ جائے۔ اس عظیم نعمت کی قدر دانی کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کی تلاوت کی جائے، اسے حفظ کیا جائے، اس کو سمجھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اس کے پیغام کو سارے عالم میں پہنچایا جائے، قرآن وحدیث میں قرآن اور حاملین قرآن کے بہت سارے فضائل بیان کے گئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زبانِ رسالت سے ارشاد فرمایا:

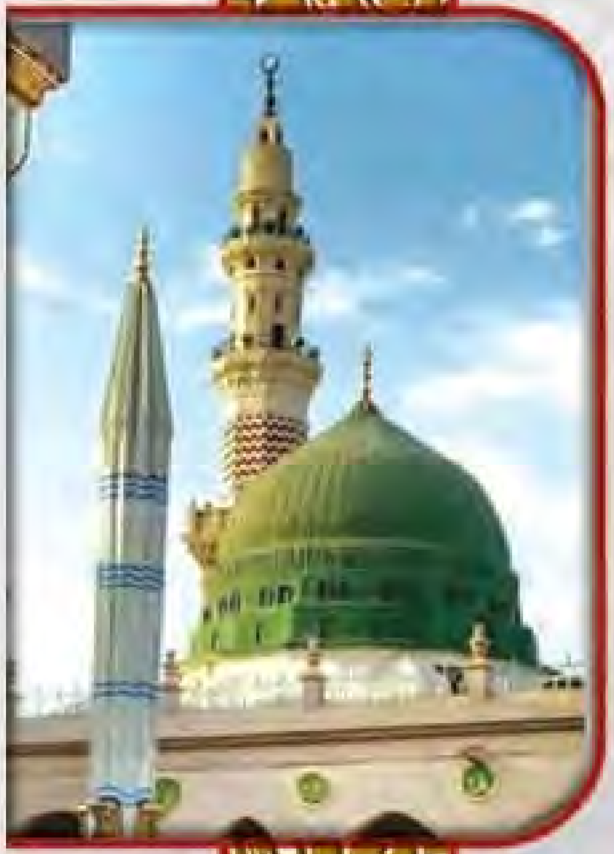

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے

(الصحیح للبخاری ﷺ باب خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ، حدیث نمبر 4740، صفحہ نمبر 1919، مطبوعۃ دار ابن کثیر)

ایک حدیث مبارک میں قوموں کی ترقی اور تنزلی کو بھی قرآن مجید پر عمل کرنے کے ساتھ مشروط فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ

اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو اونچا کر دیتا ہے اور بہتوں

کو اس کے ذریعے سے نیچا گراتا ہے۔

(الصحیح للمسلمﷺ، کتاب الصلوۃ، باب فضل من یقوم بالقرآن.....، حدیث نمبر 817، صفحہ نمبر 318، مطبوعۃ بیت الافکار الدولیۃ)

تاریخ گواہ کہ جب تک مسلمانوں نے قرآن وحدیث کو مقدم رکھا اور اس پر عمل پیرا رہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کو غالب رکھا اور جب قرآن سے دوری کا راستہ اختیار کیا تو مسلمان تنزلی کا شکار ہو گئے۔

چونکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے سرچشمۂ ہدایت اور مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت بھی اپنے ذمہ رکھی اور اس بات کی ضمانت دی کہ اس مبارک کتاب میں کسی قسم کا ردو بدل ممکن نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ

بے شک یہ ذکر (قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے، اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں

(سورۃ الحجر آیت نمبر 9)

اور اس قرآن کی حفاظت کا ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے مبارک سینوں کو بنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے حفظ کو آسان بنا دیا تاکہ یہ مبارک کتاب ان کے سینوں میں محفوظ رہے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس اعزاز سے نوازا اور انہیں اپنی کتاب کا محافظ بنایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ خود قرآن کریم حفظ کیا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال حضرت جبرئیل علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے، اور جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اُس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ قرآن سنایا۔

اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی حفظ قرآن کی ترغیب دیتے تھے،

بلکہ جو شخص ایمان لاتا، اول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو قرآن کریم سکھاتے اور پھر وہ قرآن سیکھنے کے بعد اوروں کو سکھاتا اور حفظ کرتا، جس کی بناء پر ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کریم کے حافظ بنے اور آج تک لاکھوں حافظ قرآن موجود ہیں اور یہ قرآن کریم روئے زمین کے مسلمانوں کی زبانوں پر یکساں محفوظ ہے کہ ایک لفظ یا زبر یا زیر کا فرق نہیں۔

غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ

عام طور پر ماں باپ کو جب اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنانے یا دینی علوم پڑھانے کا شوق ہوتا ہے تو ان کے ذہنوں میں یہ خیال آتا ہے کہ معلوم نہیں ہم اس ذمہ داری کو پورا کر پائیں گے یا نہیں؟ یہ خیال بھی آتا ہے کہ بچہ قرآن پاک حفظ کر پائے گا یا نہیں؟ اور اگر حفظ کر لیا تو ساری زندگی اسے یاد رکھ پائے گا یا نہیں؟ اور اگر خدانخواستہ حفظ کرنے کے بعد بچے نے اپنے حفظ کو محفوظ نہ رکھا تو ہم یا ہمارا بچہ کسی وعید کے تحت داخل ہو کر اخروی لحاظ سے کسی عذاب میں تو مبتلا نہیں کر دیئے جائیں گے؟

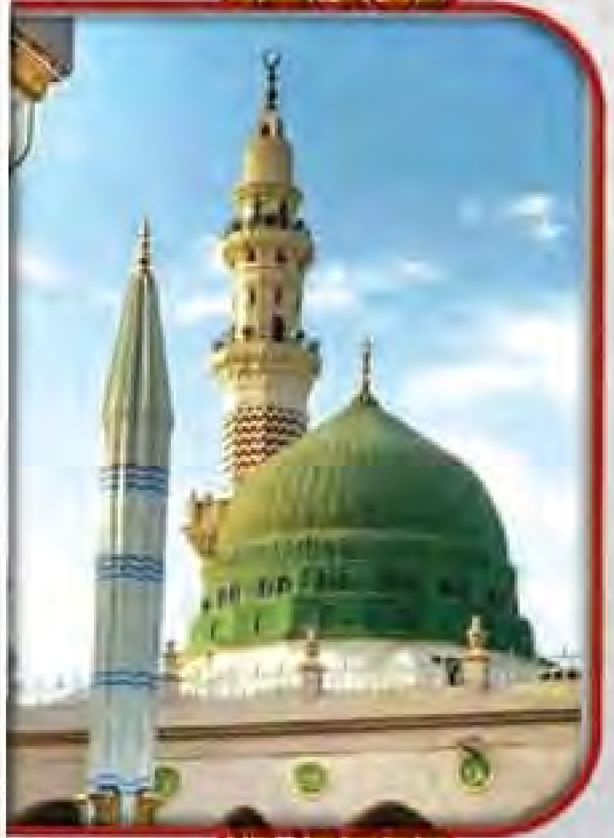

ایسے موقعوں پر مشورہ دینے والے بھی مشورہ دیتے ہیں کہ بچے کے شوق کو دیکھ کر فیصلہ کیا جائے، اس کی استعداد دیکھی جائے، اگر بچہ ذہنی طور پر حفظ پر آمادہ ہو تو اسے حفظ کروایا جائے، ورنہ اسے حفظ نہ کروایا جائے، حیرت کی بات ہے حفظ کے معاملے میں تو ان ساری باتوں کو زیر بحث لایا جاتا ہے لیکن دنیاوی تعلیم کے معاملے میں اس قسم کی سوچ کبھی کسی کے ذہن میں نہیں آتی کہ اسکول میں پڑھانا چاہیے یا نہیں، بچے میں اسکول جانے کا شوق ہے یا نہیں، اس قسم کی کسی بھی چیز کی نہ رعایت کی جاتی ہے اور نہ ہی اس پر کسی سے مشورہ کیا جاتا ہے اور نہ ہی کوئی مشورہ دینے والا اس قسم کا مشورہ دیتا ہے۔

ایسے موقع پر عام طور پر اس حدیث شریف کو بھی بیان کیا جاتا ہے جس میں یہ بیان کیا گیا

ہے (جس کا خلاصہ اور مفہوم یہ ہے) کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ریاء کار عالم دین اور قاریٔ قرآن کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا، اور اس حدیث کو گویا حفظ نہ کرنے کی دلیل اور بنیاد بنایا جاتا ہے، نعوذ باللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی تھی کہ لوگ عمل کرنا چھوڑ دیں؟ ہرگز نہیں، اس قسم کی احادیث سے مقصود تو یہ ہوتا ہے کہ ہم ہر عمل میں اپنی نیت کو ٹٹولیں اور اس بات کا اہتمام کریں کہ ہمارا ہر ہر عمل اللہ کو راضی کرنے کے جذبے کے ساتھ ہو۔

حیرت کی بات ہے کہ اسی حدیث مبارک کے دوسرے حصے کو بنیاد بنا کر مال کمانے سے کوئی پیچھے نہیں ہٹتا کہ جس میں بتایا گیا ہے کہ دوسرے نمبر پر اس مال دار کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا جس نے مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کیا ہو۔

اور ذرا سوچیں تو سہی کہ کیا یہ اپنے اوپر اور اپنے بچے پر بداعتمادی کی انتہاء نہیں؟ گویا شروع سے ہی اس بات کو طے کر لیا گیا کہ ہم کوئی کام اللہ کی رضا کے لئے کر ہی نہیں سکتے اور نعوذ باللہ ہم اللہ کے قرآن پر عمل کریں گے ہی نہیں، اور ہمارا بچہ حفظ کرنے کے بعد اسے محفوظ رکھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا، کیسی بری سوچ ہے اور شیطان کا کیسا نورانی حربہ ہے جو ہمیں اس مبارک عمل سے روک رہا ہے۔

یاد رکھئے! حقیقی علم اور علم نافع وہ علم ہے جو انسان میں عمل کا شوق پیدا کرے اور اسی علم کے حصول کی دعا مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے اور وہ علم جو انسان کو نیک عمل سے روک دے یا اس میں سستی پیدا کر دے وہ علم غیر نافع ہے، وہ علم مضر ہے اور ایسے علم سے حدیث شریف میں پناہ مانگی گئی ہے۔

لہٰذا سب سے پہلے پختہ عزم اور نیت کریں کہ ان شاء اللہ ہم اپنے بیٹے/ بیٹی کو قرآن

پاک حفظ کروائیں گے، اور پھر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں، اور اپنے گھر کے ماحول کو دینی بنائیں، قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کریں، جب آپ کے بچے آپ کو پابندی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھیں گے تو انہیں بھی قرآن کریم کی تلاوت کا شوق پیدا ہوگا، خود بھی گناہوں سے بچیں اور اپنے بچوں کو بھی گناہوں سے بچائیں، خود بھی سنت اور شریعت کے مطابق لباس پہنیں اور بچوں کو بھی ایسا ہی لباس پہنائیں، بچوں کو گھر میں پکا ہوا کھانا کھانے کی عادت ڈالیں اور بازار کے کھانوں سے خود بھی بچیں اور اپنے بچوں کو بھی بچائیں، بچوں کو حفظِ قرآن کے فضائل سنائیں، انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات سنائیں تاکہ ان کے دل میں قرآن حفظ کرنے اور قرآن کے مطابق زندگی گزارنے کا شوق پیدا ہو۔

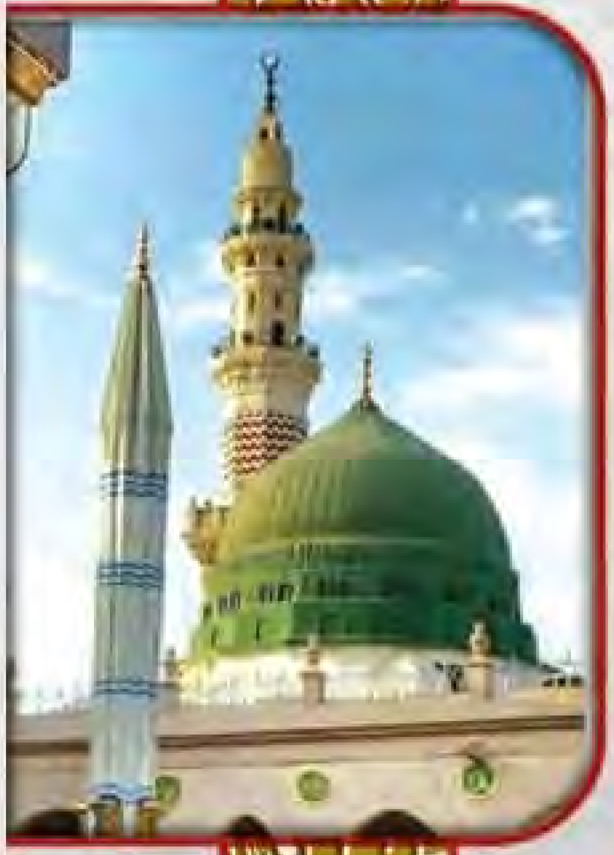

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بچپن میں ہمارے والدین ہمیں سونے سے پہلے کوئی نہ کوئی کہانی یا واقعہ سناتے تھے، اور اس زمانے میں تقریباً ہر گھر میں یہی ماحول ہوا کرتا تھا، ان کہانیوں اور واقعات کے ذریعے بچوں کی دینی تربیت بھی ہوتی تھی اور ساتھ ہی انہیں زندگی گزارنے کا ڈھنگ بھی سکھایا جاتا تھا، اور بچے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مبارک تذکرہ سن کر سوتے تھے تو انہیں پرسکون نیند نصیب ہوتی تھی اور بسا اوقات وہ خواب میں ان مبارک ہستیوں کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔

لیکن اب ہم اتنے مصروف ہو گئے کہ ہمارے پاس ہمارے اپنے بچوں کے لئے وقت ہی نہیں، خود بھی موبائل میں مشغول ہو گئے اور بچوں کو بھی موبائل میں مشغول کر دیا، اب بچے رات کو کارٹون دیکھ کر سوتے ہیں جس کی وجہ سے نیند بھی پرسکون نہیں ہوتی اور بسا

اوقات بچے نفسیاتی طور پر متاثر ہوجاتے ہیں۔

لہٰذا اپنے آپ پر اور اپنے بچوں پر ظلم نہ کریں، ان کو وقت دیں، ان سے باتیں کریں، ایسی کتابیں پڑھنے کی عادت ڈالیں جس سے آپ کی اور آپ کے بچوں کی دینی تربیت ہو، اور بچوں کو بھی اچھی اچھی کتابیں پڑھنے کا عادی بنائیں۔

پھر جب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کے بچے حفظ شروع کرنے کی عمر کو پہنچ جائیں، تو حفظ کے لئے کسی مناسب ادارے میں اسے بھیجیں، اور دوران حفظ اپنے بچے کی تربیت سے ہرگز غافل نہ ہوں، یہ خیال دل میں ہرگز نہ لائیں کہ ہم نے تو اپنے بچے کو مدرسے کے حوالے کردیا لہٰذا اب بچے کی تربیت مکمل طور پر مدرسے کے ذمہ ہے اور اب ہماری جان چھوٹ گئی، یہ بالکل ہی غلط خیال اور غلط سوچ ہے، بچے کی جتنی اچھی تربیت اس کے ماں باپ کرسکتے ہیں ویسی تربیت کوئی اور نہیں کرسکتا، بچے کے اساتذہ سے رابطے میں رہیں، وقتاً فوقتاً ان کی خدمت میں حاضر ہوں، ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان سے بچے کی کارگزاری سنیں، ان کا اکرام کریں اور جتنا ممکن ہو ان کی خدمت کریں اور جس ادارے میں بچے پڑھ رہے ہوں ان سے حتی الوسع تعاون کریں۔

میرا ننھا منّا حافظ جی

اپنے بچوں کا اکرام کریں یہ آپ کو عزت کی معراج پر پہنچائیں گے، ان کو وقت دیں، ان کے کھانے پینے کا سیر وتفریح کا اور شریعت کے مطابق عمدہ لباس کا مناسب انتظام کریں ان کی قدر کریں اور کسی موقع پر انہیں تنہا نہ چھوڑیں اور نہ ہی کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے دیں، اسے یہ احساس دلائیں کہ وہ دنیا کے سارے بچوں سے بڑا کام کررہا ہے وہ کائنات کی سب سے عظیم کتاب کو اپنے سینے میں محفوظ کررہا ہے

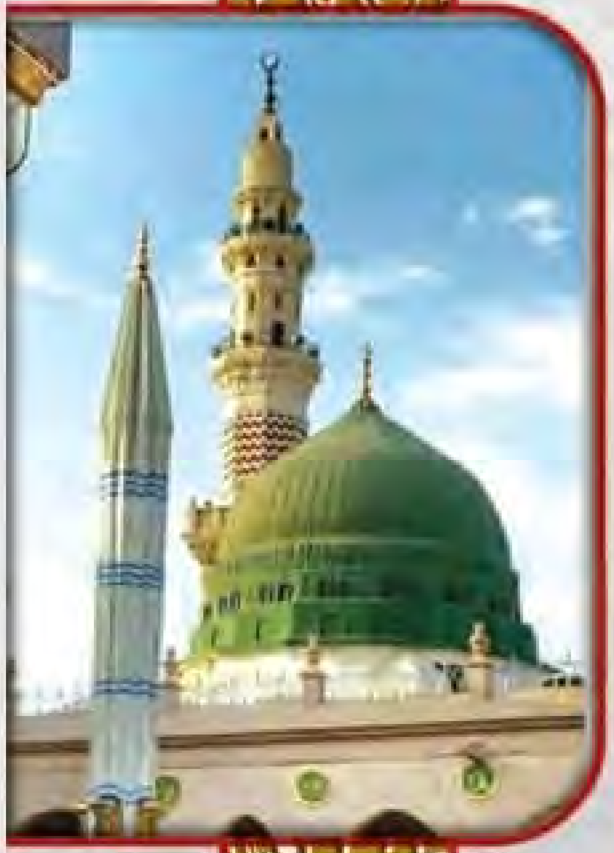

اس کا وجود روز بروز قرآن کے نور سے منور ہو رہا ہے، وہ فرشتوں کا ہم نشین بنتا جا رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَ هُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ

قرآن مجید کا ماہر قرآن لکھنے والے انتہائی معزز اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو انسان قرآن مجید پڑھتا ہے اور ہکلاتا ہے اور وہ (پڑھنا) اس کے لئے مشقت کا باعث ہے، اس کے لئے دو اجر ہیں

(الصحیح للمسلم رحمہ اللہ، کتاب الصلوۃ، باب فضل الماهر فی القرآن....، حدیث نمبر 798، صفحہ نمبر 312، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

اس حافظ قرآن کا سینہ اس قرآن کو محفوظ کر رہا ہے جو اگر پہاڑوں پر اتارا جاتا تو پہاڑ اس کی ہیبت سے ٹوٹ جاتے:

لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تم اسے دیکھتے کہ وہ اللہ کے رعب سے جھکا جا رہا ہے، اور پھٹا پڑتا ہے

(سورۃ الحشر آیت نمبر 21)

یہ حافظ قرآن اس قرآن کی حفاظت کے لئے عملی کردار ادا کر رہا ہے جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

بے شک یہ ذکر (قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے، اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں

(سورۃ الحجر آیت نمبر 9)

گویا اللہ تعالیٰ اس ننھے حافظ قرآن کے ذریعے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔

کیا ہی خوش نصیبی ہے اور کتنا بڑا اعزاز ہے جو میرا ننھا حافظ جی مجھے عطا کر رہا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

آپ کہہ دیجئے کہ یہ سب کچھ اللہ کے فضل اور رحمت سے ہوا ہے، لہٰذا اسی پر تو انہیں خوش ہونا چاہیے، یہ اس تمام دولت سے کہیں بہتر ہے جسے یہ جمع کر کے رکھتے ہیں۔

(سورۃ یونس آیت نمبر 58)

کیا کسی نے کبھی سوچا بھی! دنیا کی چھوٹی سی تقریب ہو اور کسی بچے کے والدین کو اسٹیج پر بلایا جائے کہ ان کے بچے نے فلاں کارنامہ انجام دیا ہے اور اس کی وجہ سے وزیر اعظم صاحب، صدر صاحب اس بچے کے والدین کو اعزاز و اکرام سے نوازیں گے، یقیناً ماں باپ پھولے نہیں سمائیں گے، لوگوں کو فخر سے بتائیں گے کہ یہ ہمارا بیٹا ہے، اس نے ہمارا نام روشن کر دیا، لوگ بھی واہ واہ! کی صدائیں بلند کریں گے اور اس بچے کی مثالیں اپنے بچوں کو دیں گے، اب ذرا تصور کریں حشر کا میدان قائم ہوگا، اولین و آخرین جمع ہوں گے، تمام انبیاء کرام علیہم السلام موجود ہوں گے، خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف فرما ہوں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام بھی اپنے اپنے مرتبہ اور مقام کے مطابق جلوہ افروز ہوں گے اور اعلان ہوگا، ننھے حافظ جی کو پکارا جائے گا، اس کا نام لیا جائے گا اس کا کارنامہ سنایا جائے گا، ننھے حافظ جی سب کے سامنے تشریف لائیں گے، ان سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھو، وہ قرآن پڑھتا جائے گا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا چلا جائے گا، پھر اس کا مزید اعزاز و اکرام کیا جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

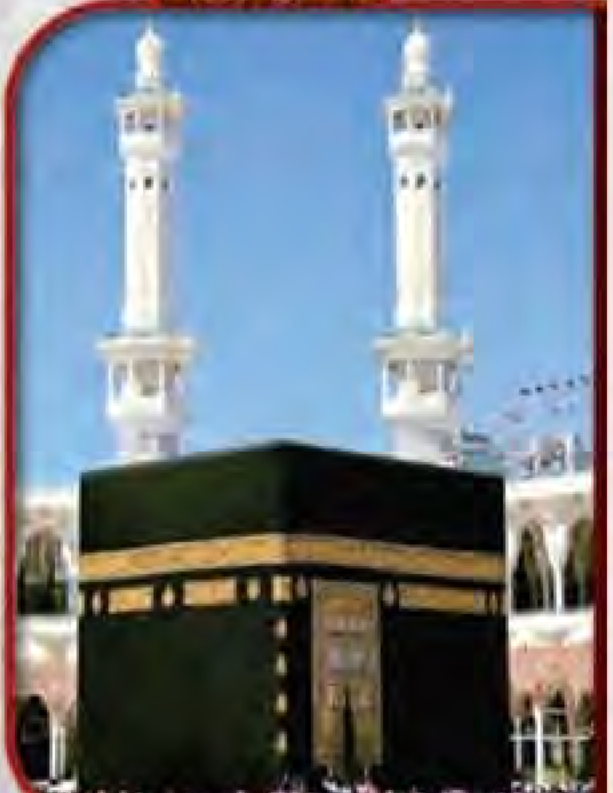

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا

صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھتے جاؤ اور (جنت کے درجوں پر) چڑھتے جاؤ اور عمدگی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسا کہ تم دنیا میں عمدگی سے پڑھتے تھے، تمہاری منزل وہاں ہے، جہاں تم آخری آیت پڑھ کر قرآت ختم کرو گے۔

(السنن لابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل ـــــ، حدیث نمبر 1464، صفحہ نمبر 176، مطبوعۃ بیت الافکار الدولیۃ)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَجِيْءُ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَ ارْقَ وَ تُزَادُ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً

قرآن قیامت کے دن پیش ہوگا اور کہے گا کہ اے میرے رب! اسے (یعنی صاحب قرآن کو) جوڑا پہنا، تو اسے کرامت (عزت وشرافت) کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اسے اور دے، تو اسے کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ وہ پھر کہے گا: اے میرے رب! اس سے راضی ہو جا، تو وہ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس (حافظ) سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا، تیرے لیے ہر آیت کے ساتھ ایک نیکی کا اضافہ کیا جاتا رہے گا۔

(السنن للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، کتاب فضائل القرآن، حدیث نمبر 2915، صفحہ نمبر 465، مطبوعۃ بیت الافکار الدولیۃ)

پھر ننھے حافظ جی کے ماں باپ کو بلایا جائے گا، کہ یہ وہ والدین ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کو قرآن کے لئے فارغ کیا، اس پر محنت کی، اس کے لئے شب و روز دعائیں مانگیں، اس کی منزل اور سبقی پارہ سننے کا اہتمام کیا، چنانچہ انہیں سب کے سامنے اعزاز و

اکرام کے ساتھ بلایا جائے گا، ان کو تاج پہنایا جائے ان کو عزت کا لباس پہنایا جائے گا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا

جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تعلیمات پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے روز ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی اس روشنی سے بھی زیادہ ہوگی جو تمہارے گھروں میں ہوتی اگر وہ تمہارے درمیان ہوتا، (پھر جب اس کے ماں باپ کا یہ درجہ ہے) تو خیال کرو خود اس شخص کا جس نے قرآن پر عمل کیا، کیا درجہ ہوگا۔

(السنن لابی داؤد رحمہ اللہ، کتاب الوتر، باب فی ثواب قراءة القران، حدیث نمبر 1453، صفحہ نمبر 175، مطبوعہ بیت الافکار الدولیة)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَ تَعَلَّمَ وَ عَمِلَ بِه أُلْبِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِّنْ نُّوْرٍ ضَوْءُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ وَيُكْسٰى وَالِدَيْهِ حُلَّتَانِ لَا يَقُوْمُ بِهِمَا الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ بِمَ كُسِيْنَا فَيُقَالُ بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْاٰنَ

جس نے قرآن پڑھا اور اس کو سیکھا اور اس پر عمل کیا، اس کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو ایسا لباس پہنایا جائے گا جس کی قیمت پوری

دنیا بھی نہیں ہو سکتی، وہ پوچھیں گے کہ ہمیں یہ لباس کیوں پہنایا گیا؟ تو انہیں جواب دیا جائے گا کہ (یہ سب اعزاز و اکرام) تمہارے بچے کے قرآن حاصل کرنے کی وجہ سے ہے۔

(المستدرک للحاکم رحمۃ اللہ علیہ، کتاب فضائل القُرآن، حدیث نمبر 2086، صفحہ نمبر 756/1، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ)

ذرا سوچیں تو سہی! اس وقت فخر کا کیا احساس ہوگا، تشکر کا کیسا جذبہ ہوگا، ارے میرے پیارے حافظ جی تُو نے تو کمال کر دیا، تُو نے تو میرا سر فخر سے بلند کر دیا، میں تو خوشی سے نہال ہو گیا۔

حفظ کے بعد

عمر کا حفظ الحمد للہ مکمل ہو گیا، لیکن ساتھ ہی ہماری ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا، اب اسے ایسا ماحول فراہم کرنا ہوگا جس میں عمر کے لئے قرآن کو یاد رکھنا اور قرآن کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہو جائے، اور وہ قرآن کو سمجھ کر اس پر عمل کرتے ہوئے اس کے پیغام کو ساری دنیا تک پہنچا سکے، تاکہ اس حفظ قرآن کے حقیقی ثمرات عمر کو بھی حاصل ہوں اور ہمیں بھی حاصل ہوں۔

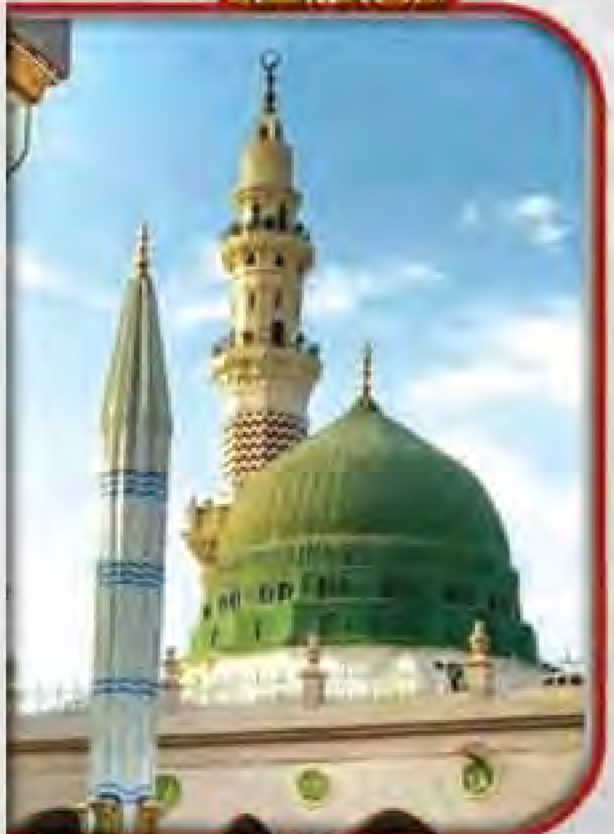

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

جس نے قرآن پڑھا اور اسے پوری طرح حفظ کر لیا، پھر جس چیز کو قرآن نے حلال ٹھہرایا ہے اسے حلال جانا اور جس چیز کو قرآن نے حرام ٹھہرایا ہے

اسے حرام سمجھا تو اللہ اسے اس قرآن کے ذریعہ جنت میں داخل فرمائے گا۔
اور اس کے خاندان کے دس ایسے لوگوں کے بارے میں اس کی سفارش
قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔

(السنن للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، کتاب فضائل القرآن، حدیث نمبر 2905، صفحہ نمبر 464، مطبوعۃ بیت الافکار الدولیۃ)

اور یہ ہم ماں باپ کی ایک اہم ذمہ داری ہے آپ سب بھی ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمین۔

یہ تحریر جو عمر کی تکمیل حفظ کی خوشی اور اس کو مبارک باد دینے کے لئے لکھی گئی، دراصل یہ ایک باپ کا اپنے بیٹے کو خراج تحسین پیش کرنا ہے، ساتھ ہی اس تحریر سے یہ امید بھی ہے کہ ہوسکتا ہے اس کے پڑھنے سے کسی کے دل میں خود حفظ کرنے کا یا اپنے بچوں کو حفظ کروانے کا شوق پیدا ہو جائے اور یہ تحریر ان کے لئے دستور العمل بن جائے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہم سب کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل محبت اور کامل اتباع نصیب فرمائے، اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے، آمین۔

فقط والسلام
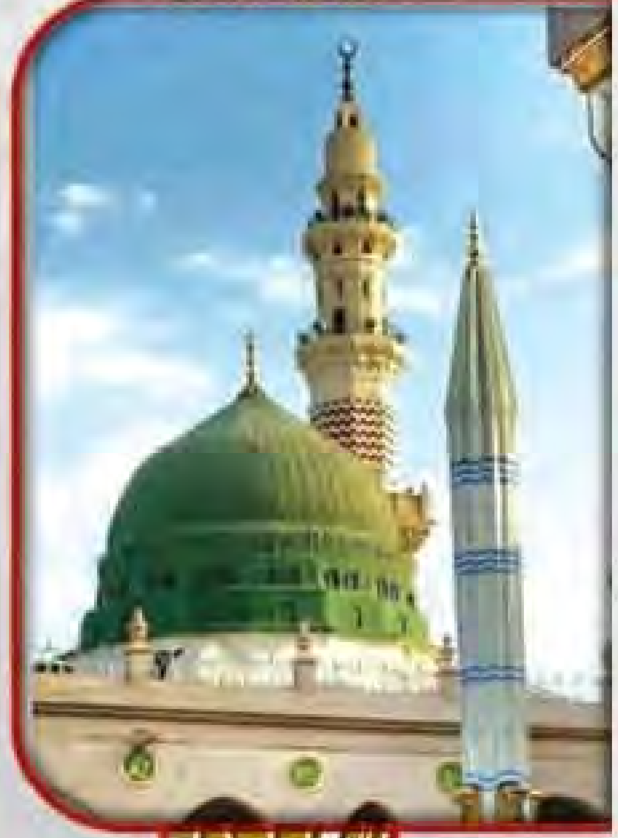
سعد عبدالرزاق
+92 321 2022205